

کیا فرماتے علماء کرام مسائل ہذا کے بارے میں

۱۵۹۔ برنحوال (ترغیب) ایک حدیث شریف ہے کہ حج کرنے والے اللہ کا وفد ہے۔ جو مانگتے ہیں وہ دیا جاتا ہے۔ جو دعا کرتے ہیں وہ قبول ہوتی ہے، جو خرچ کرتے ہیں اس کا بدل ان کو ملتا ہے۔ قسم سے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ جب کسی اوشی جگہ پر کوئی شخص لپک یا تکبیر کہتا ہے تو اس کے سامنے کا سارا حصہ زمین کا دنیا کے ختم تک لپک اور تکبیر کہنے لگتا ہے۔ کیا خط کشیدہ فضیلت عرف حاجی کیلئے ہے یا مطلق عرف عامی کیلئے؟

۱۶۔ مسجد کے امام صاحب نے نماز پڑھتے وقت "فمن حج او اعتمر فلا جناح علیہ" کے بجائے "تعلیہما" پڑھ لیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

۱۷۔ سنا ہے کہ سر نہ والے کے پاس حائضہ اور نفاس نہ ہونی چاہیے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

محمد راشد دہلوی

۲ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامدًا ومصليًا

- ۱۔ احادیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فضیلت حاجی، معتمر اور غازی کیلئے ہے، لوگوں کے دیگر اعمال اور عاملین کے لئے اور کئی طرح کے فضائل ہیں وہ بھی فضائل سے محروم نہیں۔
- ۲۔ نماز ہو گئی۔
- ۳۔ بہتر یہی ہے کہ حائضہ، نساء اور جنی میت کے پاس نہ رہیں، کیونکہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں یہ لوگ ہوں۔

۱۔ وروی عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "الحجاج والعمار وفد الله إن سألوا أعطوا، وإن دعوا أجيبوا، وإن انفقوا أخلف لهم. والذي نفس أبي القاسم بيده ما كبر مكبر على نثن، ولا أهل مهمل على شرف من الأشراف إلا أهل ما بين يديه، وكبر حتى ينقطع منه منقطع التراب." رواه البيهقي (الترغيب والترهيب: كتاب الحج، رقم الحديث: ۵/۱۴۲۷) ص ۲۹، دار الكتب العلمية

(جاری ہے)

٢- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحجاج والعمرة وفد الله، إن دعوه أجابهم، وإن استخفروه غفر لهم... وابن حبان في صحيحه، ولفظها قال: وفد الله ثلاثة: الحجاج، والمعتمر، والغزى، وقدم ابن خزيمة: الغزى.

(الترغيب والترهيب، كتاب الحج، رقم الحديث: ٢٢/١٤٠٦) م ٢٨٦، دار الكتب العلمية

٣- وفي رواية لمسلم قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من توفى بالصلاة، فاسبغ الوضوء، ثم مشى إلى الصلاة المكتوبة فصلاها مع الناس أو مع الجماعة أو في المسجد غفر له ذنوبه.

(الترغيب والترهيب: كتاب الصلاة، رقم الحديث: ١٨/٥٤١) م ٩٥، دار الكتب العلمية

٤- إن زاد حرفا فإن كان لا يغير المعنى لا تغد صلواته عند عامة المشايخ.

(الهندية، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في صلاة القاري: ١/٤٩، ط: ر سيد)

٥- قال المحصفي رحمه الله: ويحضر عند الطيب، ويخرج من عنده الحائض والنساء والجنب

قال ابن عابد رحمه الله: قوله: (ويخرج من عندك) في النهر: وينبغي إخراج الحائض الخ، وفي نور الأيضاح

وإختلف في إخراج الحائض الخ.

(نسائي: كتاب الصلاة، باب صلاة الجنابة، مطلب في أطفال المشركين: ٣/٩٣، حقايق)

٦- قوله: (ويخرج من عند الحائض) كذا في النهر: لأن الملائكة لا تدخل بيتا فيه أحد هؤلاء. حلي عن

الامراء، وهو أولى مما في البحر من أنه لا يمتنع حضور الجنب والحائض وقت الاحتضار وأمله لكامل.

(حاشية الطحطاوي على الدر: كتاب الصلاة، باب صلاة الجنابة: ١/٣٦٢، دار المعرفة بيروت)

٧- عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة

ولا كلب، ولا جنب، رواه البرزوقي والنسائي.

(مسكوة المصابيح: كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما يباح له: ١/٥٠، ط: قديمي) فقط ط.

والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

كتبه: ابرار حسين قاضي

المتخصص في الفقه الاسلامي

بالجامعة الظاروقية - كراتشي

٢١ / ١ / ١٤٢٩ هـ

الجواب

نظرة مسترشد
٢١ / ١ / ١٤٢٩ هـ

جواب صحيح

بنايغور غفر

٢٨ / ١ / ٢٩ م

